
رجسٹرڈ ایل ۲۶۸۶

ہفتہ وار

بانی اخبار
یوسفی
ایڈیٹر

تاج

قیمت ار

جلد ۸ | پشاور پنجشنبہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۰ء ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ | نمبر (۱۱)

پشاور میں قتل عام

دو صد سے زائد نہتے باشندگان سرحد شہید

برطانوی

فرعون صفت جمن اور اس کے ڈائر اور اوڈوائر

کانگریس کے فیصلہ کے مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء کو شراب کی دکانوں پر پکٹ لگائی جاتی تھی لیکن حکومت نے ۲۲/۲۳ اپریل کی درمیانی شب کو ہی گرفتاریاں شروع کر دیں۔ صبح سویرے ہی گرفتاریوں کی اطلاع بجلی کی طرح تمام شہر میں پھیل گئی۔ دوکانیں جو بند تھیں وہ یونہی بند کی بند رہ گئیں لیکن جو چند دکانیں کھل چکی تھیں وہ بھی فوراً بند ہو گئیں۔ اور تمام شہر میں مکمل ہڑتال نظر آنے لگی۔

لوگ کانگریس اور خلافت دفتر کے نیچے جوق در جوق جمع ہونے شروع ہوئے اور یہ انتظار کیا جانے لگا کہ اب باقی "خدام قوم" کونسا قدم اٹھاتے ہیں۔ اتنے میں اعلان کر دیا گیا کہ نو بجے رضاکاران کانگریس شراب کی دوکانوں پر پہرہ دینے کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

اراکین مجلس خلافت

ادھر باوجودیکہ مجلس خلافت کانگریس کے موجودہ پروگرام سے متفق نہ تھی تاہم گرفتاریوں کی خبر سنتے ہی اراکین خلافت بھی دفتر مجلس خلافت میں جمع ہونا شروع ہوئے اور چونکہ کسی خطرہ تشدد یا بدامنی کا خیال تک نہ تھا اس لئے اس امر کو ضروری نہ سمجھا گیا کہ تمام اراکین دفتر میں حاضر رہیں چنانچہ ایک دو تو دفتر میں رہے باقی رخصت ہو گئے اور مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب۔ اللہ بخش یوسفی۔ میاں جعفر شاہ۔ ماسٹر بشیر احمد صدیقی نے ڈاکٹر گیلانی صاحب کے دواخانہ میں سید محمد قاسم جان اور چند دیگر اراکین کانگریس سے تبادلہ خیالات کیا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب کے خلاف ارشید مولانا عبدالرحیم صاحب چونکہ گرفتار ہو چکے تھے اس لئے وہ دو چار منٹ کے لئے اپنے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور باقی تینوں حضرات کانگریس دفتر پہنچے جہاں زندہ باد کے نعروں میں انکا استقبال کیا گیا۔ اور دیر تک وہاں رضاکاران وغیرہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

پُرامن پہرہ

۹ بجے رضاکاران کانگریس نے نہایت پُرامن طریقہ سے شہر کے تمام پانچ شراب خانوں پر پکٹ لگا دی۔ چونکہ شہر بند تھا اس لئے لوگ جوق در جوق ادھر اُدھر پھر رہے تھے۔ ہر ایک کا چہرہ ہشاش بشاش نظر آ رہا تھا۔ اور ہر ایک گرفتار شدہ اور سرگرم عمل خدام کی تعریف کی جا رہی تھی۔ لوگ نہایت پُرامن تھے اور کسی خطرہ وغیرہ کا وہم تک پیدا نہ ہو سکتا تھا۔

لیکن بایں ہمہ پہلے چند اراکین کانگریس نے چکر لگایا اور میاں جعفر شاہ صاحب کی سرکردگی میں چند اراکین خلافت نے تمام شرابخانوں وغیرہ کی پکٹنگ کا معائنہ کیا۔ رضاکار گلے میں پھولوں کے ہار پہنے نہایت خاموشی سے کھڑے تھے اور اگرچہ کوئی شخص اس وقت شراب خرید نے نہ آیا تاہم وہ نہایت نرمی اور منت سے ان لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتے کہ جو لوگ انہیں

تاج ... پرنٹر ... نے ... میں چھپوا کر دفتر اخبار ... سے شائع کیا۔

دیکھنے کے لئے رُک جاتے تھے۔ اسپکٹر ... سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

پولیس کی نمائش

حکومت کو یہ پُرامن پہرہ پسند نہ ہوا اور پولیس کی بہت بڑی جمعیت پولیس لائن سے منگوائی گئی۔ پولیس کا ... انگریز افسر جو اس گارد کو ساتھ لئے آرہا تھا اس نے جب کابلی دروازہ کے باہر ہی سے شہر میں جوق در جوق باشندگان کو پھرتے دیکھا تو گارد کو شہر کے باہر روک کر اس قدر سراسیمہ بھاگا کہ ایک بیان کے مطابق سیشن جج کی بچہری کے قریب جا کر کسی شخص سے ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ کا پتہ پوچھا۔

مجلس خلافت کی امن پسندی

مجلس خلافت کو جب اطلاع ملی کہ اس طرح حکومت پولیس کی نمائش کرنا چاہتی ہے ارا کین خلافت کو خیال پیدا ہوا کہ کہیں اس طرح حکومت باشندگان شہر کو مشتعل نہ کر دے اس لئے جناب صدر مجلس خلافت نے اعلان کرا دیا کہ تمام رضا کاران خلافت دفتر مجلس خلافت میں حاضر ہو جائیں اور اراکین مجلس خلافت بھی دفتر میں حاضر ہو جانے کی ہدایت کر دی گئی۔

آرمر کاروں کی آمد

لیکن قبل اس کے کہ اراکین یا رضا کاران خلافت دفتر میں پہنچتے خائف اس سراسیمہ پولیس افسر کی سراسیمگی کی وجہ سے شہر میں پانچ آرمر کاریں (مشین گنیں) بھیجی گئیں۔ حکومت کے نشہ میں آرمر کاریں اس بے پروائی سے شہر میں داخل کر دی گئیں کہ ان کے ہارن تک نہ بجائے گئے۔ اور آرمر کار کو سید صاحب امن شہریوں کے اوپر چڑھا دیا گیا۔

لارڈ کچنر کی سُنت

... ...

... ...

کرائے اور آن کی آن میں کئی غیور مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔

مسلمانوں کا جذبہ قربانی

ایسے وقت میں کہ ان کے بچے آرمر کار کے نیچے دب کر مر چکے ہوں اور ایسے وقت میں کہ حکمران حکومت کے نشہ میں اندھے ہو کر نہتے شہریوں پر فائر کر رہے ہوں غیور مسلمانوں کی غیرت یہ گوارا نہ کر سکتی تھی کہ وہ میدان سے بھاگ نکلتے چنانچہ وہ اپنے سینے لے کر ان درندوں کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

اس وقت گورا، گورکھا، ڈوگرا اور سکھ فوجی سپاہی بڑی تعداد میں کابلی دروازہ کے اندر داخل ہو چکے تھے اور شہر کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے تھے ابھی بہت سے مسلم بچے زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے کہ ان درندوں نے دوبارہ بندوقیں سیدھی کر دیں لیکن قابل فخر ہیں وہ مسلم بچے جنہوں نے اس وقت اپنے گریبان پھاڑ کر ننگے سینے ان وحشیوں کے سامنے کر دیئے اور لعنت بھیجیں گی دنیا اس قوم پر کہ جن وحشیوں نے ان ننگے سینوں کو بھی اپنی گولیوں سے چھلنی کر دیا۔

مجاہد رضا کاران خلافت

جب گولی چل جانے کی اطلاع مجلس خلافت میں پہنچی تو رضا کاروں کو پتہ لگ گیا کہ وہ فوراً وردیاں پہن کر ان شہیدوں کو اٹھائیں۔ چنانچہ رضا کاران خلافت وردیاں لے کر فوراً موقع پر پہنچے اور بندوق اور مشین گن کا خیال نہ کرتے ہوئے شہیدوں کو اٹھانا شروع ہو گئے۔ اس وقت ان برطانوی درندوں نے اتنی انسانیت کا ثبوت دیا کہ جو شخص وردی پہنے لاش اٹھانے کے لئے بڑھتا تھا۔ اس پر فائر نہ کیا جاتی تھی اور جو بلا وردی ہوتا اسے نشانہ بندوق بنا دیا جاتا۔

قتل عام

غیور باشندگان شہر نے ٹھان ... کہ ایک ایک کر کے جان دے دیں گے۔ اور ان برطانوی ... درندوں ... ...

... ...

... ...

رو ندڈالا۔

آرمر کار او ... جل گیا

عوام اس سفاکی کو دیکھ نہ سکے وہ دوڑے تاکہ اس گاڑی کو روک دیں لیکن قدرت نے اپنا کرشمہ دکھایا اور موٹر کا انجن ایک دم جل اٹھا جس سے آرمر کار اور انجن دونوں جلنا شروع ہو گئے۔ عوام نے بہت دجرأت کر کے موٹر کے نیچے دبے ہوئے آدمیوں کو باہر کھینچا لیکن افسوس کہ اتنے عرصہ میں دو شہید ہو چکے تھے باقی دو میں کچھ جان باقی تھی۔

اس طرح جب عوام کو اشتعال دلایا گیا اور انہوں نے دو آدمیوں کو شہید دیکھ لیا۔ تو پھر ضروری تھا کہ وہ مشتعل ہو جاتے چنانچہ وہ بیچارے خالی ہاتھ تو تھے ہی کرتے تو کیا ادھر ادھر سے پتھر وغیرہ اٹھا کر پھینکنا شروع ہو گئے۔

فوج کی آمد

اس وقت تک بہت سے انگریز افسر اور فوجی سپاہی بھی پہنچ چکے تھے۔ وہ آگے بڑھنا چاہتے تھے لیکن لوگ اس قدر مشتعل ہو چکے تھے کہ انہوں نے نہتے ہی سے مقابلہ کی ٹھان لی اور پیچھے نہ ہٹے ایک پتھر کہیں مسٹر مٹکاف ڈپٹی کمشنر پشاور کو لگا جس سے وہ معمولی طور زخمی ہوئے۔ انہوں نے جھٹ عنان حکومت چیف کمشنر کے سکرٹری مسٹر کیرو کے حوالہ کئے۔

ڈائر اور اوڈوائر کی یاد

مسٹر کیرو "تندی مزاج" کی وجہ سے کافی شہرت رکھتا ہے اور پھر جب اس کے ساتھ آئس مونگر جیسا پولیس جرنیل موجود ہو جو پنجاب میں اپنی سیاہ کاریوں کی وجہ سے رسوائے عالم ہو چکا ہے تو بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اوڈوائر اور ڈائر کے یہ دو ہر حیثیت سے مکمل جانشین ہو سکتے ہیں۔

سر نارمن بولٹن کے یہ دونوں ہاتھ فرعون کے ہاتھوں کی طرح کام کرنا شروع ہو گئے۔ اور تہذیب و اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر ان سفاکوں نے اتنا خیال نہ کیا کہ ہم خالی ہاتھ عوام پر کس طرح بندوق سیدھا کر کے ہی فائر کرنا شروع

رہے ہے خالی صندوق، تختے اور اس قسم کے اور سامان اپنے سامنے سڑک میں ڈال دیا۔ اور خود اس کے پیچھے اس قسم مورچہ میں بیٹھ گئے۔

چھ گھنٹہ جنگ

گیارہ بجے آرمر کاریں شہر میں داخل ہوئیں اور جب دو بجے تک نہتے شہریوں پر گولیاں چلانے پر بھی ان درندوں کو آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی اور کافی تعداد میں لاشیں بازار نظر آنے لگیں تو انہوں نے اب ان رضا کاران خلافت کو بھی آگے جانے سے روک کر باجود اپنے بھائیوں کے مردے اٹھا رہے تھے۔

رضا کار شہید کر دیئے گئے

پھر ان کا کمینہ پن اور ان کی شرافت ملاحظہ ہو کہ جو رضا کار اس وقت تک لاشیں اٹھا رہے تھے اور جن پر فائر نہ کئے جاتے تھے ان کو اطلاع دیئے بغیر ہی جب وہ لاش اٹھانے کے لئے آگے بڑھنے ہی کو تھے کہ ان میں سے چار کو سڑک کے کنارے ہی شہید کر دیا گیا اور دو زخمی ہو گئے چونکہ یہ چاروں سڑک کے کنارے تھے ان کو تو رضا کار اٹھا کر لے آئے لیکن اب باقی ان شہیدوں کو جو سڑک کے اندر پڑے تھے اٹھانے نہ دیا گیا۔

کفن دفن

رضا کار جب شہید کو اٹھا کر لاتے اسے دفتر مجلس خلافت کے نیچے لا کر رکھ دیتے اور جب ان کے ورثا آ کر پہچان جاتے تو پھر رضا کار لاش کو اٹھا کر اس کے گھر تک پہنچا آتے تھے۔ بہت سے لاوارث مسافر ایسے تھے کہ جن کے وارثوں کا کچھ پتہ نہ چل سکا تو انہیں رضا کاران خلافت نے خود جا کر دفن کر دیا۔

ڈاکٹر خان صاحب کی مساعی

اس موقعہ پر یہ لکھ دینا بھی ضروری ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ زخمیوں کی امداد کے لئے دفتر مجلس خلافت میں حاضر تھے اور جونہی رضا کار کسی زخمی کو اٹھا کر لاتے تھے آپ فوراً اس کی پٹی وغیرہ کا انتظام کر دیتے اور پھر رضا کار زخمی کو اٹھا کر ہسپتال پہنچا آتے۔

چونکہ وہ درندے بند تھے اور زخمیوں کو لیجانے میں دقت ہوتی تھی اس لئے

متعدد بار ڈاکٹر صاحب کو خود رضا کاروں کے ساتھ ہسپتال تک جانا پڑا اور راستہ میں ان بنگالی درندوں کو سمجھانے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ زخمیوں کو نہ روکیں

مسٹر کاب کی فرعونیت

جب تمام دروازے بند کر دیئے گئے اور زخمیوں کو ہسپتال تک جانے سے روکا جانے لگا تو ڈاکٹر کیپٹن خان صاحب خود زخمیوں کے ساتھ گئے اور مسٹر کاب اسسٹنٹ کمشنر کہا کہ دروازہ سے زخمیوں کو لیجانے کی اجازت دیجائے تو اس فرعون نے پوچھا کہ کونسے زخمی لیجانا چاہتے ہو؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا باشندگان شہر جو زخمی ہوئے ہیں۔ اور اگرچہ یہ لوگ ہسپتال جانا نہیں چاہتے لیکن میں ان کو مجبور کروں گا اسپر مسٹر کاب نے نہایت فرعونیت سے کہا کہ آپ کیوں ان کو مجبور کرتے ہیں اسپر ڈاکٹر صاحب نے بھی تیور بدل کر کہا کہ میں ڈاکٹر ہوں انسان ہوں اور انسان کی خدمت میرا فرض ہے۔

سنگینوں کا استعمال

اب ادھر گولی چل رہی تھی مسلم بچے جن کے خون کے ایک قطرہ کے ساتھ تمام حکومت برطانیہ برابر نہیں کہی جاسکتی زمین پر تلملا رہے تھے اور کہا جاتا ہے ان پر یہ سفید درندے کھڑے ہو کر چھلانگیں لگا رہے تھے آرمرکاریں ان اوپر سے گذار دیگئیں۔ ادھر غیور باشندگان جسطرح بھی سینے تان کر ڈٹے رہے حتیٰ کہ گولی سے نوبت سنگینوں تک پہنچ گئی اور بجائے گولی کے وہ سنگینوں کی نوکوں سے چھیدے جانے لگے۔

ٹیلیفون کاٹ دیئے گئے

اب لوگ اور بھی مشتعل ہوئے اور جو لوگ ان درندوں کے مقابل تھے وہ وہیں ڈٹے رہے اور باقی کچھ لوگوں نے تمام شہر کے ٹیلیفون کاٹ دیئے تار کے کھمبے گرا کر راستہ میں گرا دیا گیا تاکہ آرمرکاریں گزر نہ سکیں۔ مختصر یہ کہ چند آدمیوں کو شہید کر دینے کے بعد فوج چند قدم آگے بڑھ آتی تھی اور اسی طرح کشت و خون کرتی ہوئی وہ فوج جو گیارہ بجے شہر میں داخل ہوئی تھی تین بجے جاکر اسنے کابلی دروازہ سے لیکر گور گھٹڑی تک کے بازار پر بمشکل تمام قبضہ جمایا۔

لاشوں کو غائب کر دیا گیا

معلوم ہوتا ہے کہ رضا کاروں کو محض اس لئے لاشیں اٹھانے سے بعد میں روک دیا گیا تھا کہ اراکین حکومت مردوں کی زیادہ تعداد کو چھپانا چاہتے تھے

چنانچہ اس وقت کے بعد کہ رضا کار رک گئے متعدد دفعہ گولی چلی لیکن اس وقت تک کسی ایک لاش کا پتہ نہیں چلتا۔ پھر یہ امر اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت تک رضا کار لاشیں اٹھاتے ... ہے بالاخانوں پر کوئی فائر نہ کیا گیا۔ لیکن جونہی رضا کار بند ہوئے بالا... بھی فائر ہوئے۔

بالاخانو... فائر

وہ نظارہ اور بھی دردناک تھا ...خانہ کے اوپر سے چند نوجوان اور بچے گولی کھا کر نیچے گرے۔ کہا ...بالاخانوں پر فائر کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ لوگ اوپر سے ...ں اور نیچے امبولنس کاروں میں مردے ڈال کر غائب کر دیئے جائیں

عورتوں پر ...ر

اس قوم کی وحشت و درندگی کا یہ ... بھی ضروری ہے کہ جہاں یہ نہتے باشندگان شہر پر فائر کر رہی تھی ...وڑھے بچے کی کوئی تمیز نہ تھی وہاں ان کمینوں نے عورتوں پر ... چار عورتوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ گولی سے شہید کی گئی ... کی لاشوں کا پتہ نہیں چلتا البتہ ایک لاش مل چکی ہے۔

مجروحین و شہید

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے رضا کاروں کو لاشیں ... کے بعد جس قدر اشخاص کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ان کا کوئی ... دفتر مجلس خلافت میں اس وقت تک کل ۶۴ مردے ایسے پہنچے جنہیں یا تو رضا کاروں نے وارثوں کے حوالہ کیا یا خود سپرد خاک کر دیا۔ ۶۴ میں ایک ہندو تھا۔

زخمیوں کی تعداد کا کوئی صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ اکثر لوگ جنہیں معمولی زخم آئے گھروں پر علاج کرا رہے ہیں اور ہسپتال نہیں جاتے اور جو دیہات کے باشندے تھے ان کے متعلقین نے انہیں فوراً اپنے اپنے گاؤں پہنچا دیا۔ عام خیال ہے کہ دو صد سے زائد اموات اور چار صد سے زائد باشندگان شہر زخمی ہوئے۔

عدم پتہ

بہت سے لوگ ایسے ہیں ... تک عدم پتہ ہیں اور اس قسم ... ہیں۔

گولیوں کی بوچھاڑ میں دفعہ ۱۴۴ کی دھجیاں اڑا دی گئیں

راتوں رات مُردے غائب کر دیئے گئے

جب کابلی دروازہ سے گور گھٹڑی تک فوج قبضہ کر چکی تو پھر ان فوجی درندوں نے شہر کے چھوٹے چھوٹے بازاروں میں آرمرکاریں پھرانی شروع کر دیں اور اسی طرح بھی کئی آدمی زخمی کر دیئے گئے۔

حکومت کی گولیوں سے نہ یہ کہ عوام ہی زخمی و شہید ہوئے بلکہ حکومت کے ملازم اور بہت سے خیرخواہ بھی بچ نہ سکے اور کئی غریب کلرک وغیرہ جو دفتر سے آرہے تھے گورہ سپاہیوں کی گولیوں سے زخمی ہوئے۔

کانگریس دفتر پر حملہ

پھر ایک گارد نے کانگریس کمیٹی کے دفتر پر حملہ بول دیا اور دفتر کا تمام سامان اٹھا لیگئی اور جس قدر آدمی وہاں موجود تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا تحقیق کے بعد پھر آدمیوں کو تو چھوڑ دیا گیا۔ لیکن سامان ضبط ہو گیا۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

اس قدر قتل و خون کے بعد حکومت کو قانون کی فکر ہوئی اور اتنی بے آئینی و سفاکی کے بعد شام کے قریب دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرتے ہوئے پانچ آدمیوں سے زائد مجمع کو خلاف قانون اور ہاتھ میں لاٹھی۔ کلہاڑی جلسہ اور جلوس کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔

رات کو مُردے غائب

شام تک جس قدر شہید دفتر میں پہنچے ان کو یا تو وارثوں کے حوالے یا سپرد خاک کیا گیا۔ لیکن شام کے بعد تین اور لاشیں دفتر مجلس خلافت میں پہنچیں جن میں ایک ہندو کی تھی جو سیوا سمتی کے حوالہ کی گئی اور دو کو بوجہ بہت دیر ہو جانے کے خلافت دفتر کے قریب ایک مقام پر محفوظ طریقہ سے رکھدیا گیا تاکہ صبح ان کو وارثوں کے سپرد کر دیا جائے۔

لیکن رات کے وقت دو بجے کے قریب شہر کے چند وکلاء صاحبان انگریزی فوج کو ساتھ لئے ان مردوں کو چوروں کی طرح اٹھا لے گئے۔ ان کی اس حرکت پر اہل شہر نے ان کو ڈاکو کا خطاب دیتے ہوئے لعنت و ملامت شروع کر

غالباً اس طرح مُردے اٹھا لیجانے سے انکا مقصد یہ تھا کہ وہ عوام کی آنکھوں میں خاک ڈال کر مُردوں کی تعداد کم کرنا چاہتے تھے۔

پہلا شاندار جنازہ

دوسرے دن ۲۴ اپریل کو صبح سویرے ڈھکی نعلبندی پر ایک لاش ملی۔ رضاکاران خلافت موقع پر پہنچے لیکن غیور اہل محلہ نے اس کے دفن و کفن کا خود انتظام کر لیا تھا۔

اس شہید کے جنازہ کو نہایت ہی شاندار طریقہ سے نکالا گیا۔ گو شہر میں زیادہ آدمیوں سے زیادہ جمع نہ ہو سکتے تھے اور جگہ جگہ فوج کے سپاہی کیمپ لگائے بیٹھے تھے تاہم بہادران پشاور ان چیزوں کو نظر میں نہ لاتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں میت کے ساتھ ہو گئے۔ گھنٹہ گھر کے پاس جب یہ جنازہ پہنچا تو فوج نے گھٹنے ٹیک کر بندوقیں سیدھی کر دیں۔ لیکن عوام نے اسے پرکاہ برابر وقعت نہ دی اور راستہ پر چلتے رہے۔ فوج کے سپاہیوں نے بھی جب جنازہ کو دیکھ لیا تو پھر فائر نہ کیا۔

دوسرا جنازہ

جن لاشوں کا پتہ نہ چل سکتا تھا ان کی تحقیقات کے لئے تگ و دو کی گئی لیکن کوئی پتہ نہ چلا۔ آخر کوئی دس بجے کے قریب مسٹر پیر بخش میونسپل کمشنر نے دفتر میں اطلاع دی کہ ہسپتال میں ایک مُردہ ہے اور اس کے لئے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ چنانچہ اسیوقت رضاکار ڈولی لے کر ہسپتال پہنچے اور مُردہ کو اٹھا لائے۔ وہاں معلوم ہوا کہ راتوں رات تین مُردے ہسپتال والے خود دفن کر چکے تھے۔

جیز۔ اس مُردہ کو دفتر مجلس خلافت میں پہنچایا گیا اور وہاں سے رضاکار جنازہ لے کر روانہ ہوئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل میت ہوئے اور جنازہ کے آگے ذکر الہٰی شروع کر دیا گیا جس وقت یہ جنازہ تحصیل کے قریب پہنچا وہاں گورے سپاہی اپنی بندوقیں اور ان افسر پستول تان کر کھڑے ہو گئے چند اراکین خلافت فوراً تحصیل کے دروازے کے آگے کھڑے ہو گئے اور جنازہ کو بخیر و خوبی وہاں سے گذار دیا گیا۔

زخمیوں کی دیکھ بھال

آج تمام رضاکاران خلافت اور شہر کے بہت سے دیگر اہل درد تمام دن زخمیوں کی تلاش میں رہے تاکہ انکو ہسپتال پہنچایا جائے۔ کیونکہ اکثر لوگ ہسپتال جانا پسند نہیں کرتے تھے۔

پھر فائر

۲۴/ ۲۵ اپریل کی درمیانی شب کو پھر گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور صبح گھنٹہ گھر اور ڈھکی دالگران کے چوک میں کافی خون گرا ہوا دکھائی دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ رات کے وقت بعض بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ اور ان کی لاشیں بھی غائب کر دی گئیں۔

حکومت عزیز ہے یا خونِ شہداء؟

[illegible] باشندگان [illegible]

خطابات اور میونسپل کمشنریاں ترک کر دیجائیں

پشاور ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء۔ آج ایک بہت ہی عظیم الشان جلوس کے ذریعہ تگیے سر رضاکاران خلافت نے جلسہ عام کا اعلان کیا اور فیصلہ ہوا کہ میدان خلافت میں بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد کیا جائے۔ لیکن وقت سے قبل بارش موسلا دھار برسنا شروع ہو گئی اور جلسہ کا انتظام ناممکن نظر آنے لگا۔

اور چونکہ میدان خلافت میں کیچڑ ہو گیا تھا اس لئے خیال پیدا ہوا کہ جلسہ کو ملتوی کر دیا جائے گا۔ لیکن صدر مجلس نے اعلان کرا دیا کہ کچھ بھی ہو جلسہ منعقد کیا جائے اور بوجہ بارش میدان خلافت کی بجائے مسجد مہابت خان مقرر کر دی گئی۔

ہزاروں کی تعداد میں لوگ آنا شروع ہو گئے حتیٰ کہ مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی تو لوگ چھت پر چڑھ گئے اور جب تمام چھتیں بھی بھر جا چکیں تو لوگ ارد گرد کے تمام مکانوں پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ مختصر یہ کہ ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آ رہے تھے اور ان کی تعداد بلا مبالغہ بیس ہزار سے کم نہ تھی۔

فخر قوم میاں

مسٹر بشیر احمد صدیقی کی تجویز اور مولانا عبد الحکیم صاحب کی تائید سے فخر قوم میاں جمید گل صاحب کاکاخیل صدر جلسہ تجویز ہوئے۔

مولانا عبد الحکیم صاحب نے مذہبی نقطہ نظر سے ان شہداء کے متعلق روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی جسکی تائید سید محمود شاہ صاحب نے کی:۔

شہداء کے ورثا کو مبارکباد

"باشندگان پشاور کا یہ جلسہ ان شہداء کے ورثا سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دیتا ہے کہ ان کے بچے ملک و ملت کے لیے قربان ہو کر شہادت کا مرتبہ حاصل کر گئے جن کے لیے خود قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ ان کو مُردہ نہ کہو کیونکہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں"

مسٹر سلیم

مسٹر عبد الرحمان سلیم نے مندرجہ ذیل دوسری قرارداد پیش کی اور مسٹر یوسفی نے تائید کی:۔

گرفتار شدگان کو مبارکباد

باشندگان پشاور کا یہ جلسہ اپنے تمام گرفتار شدہ "خدام سرحد" کو ان کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے انہیں یقین دلاتا ہے کہ جس نیک مقصد کے لئے وہ گرفتار ہوئے ہیں شہر کا بچہ بچہ اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی جان تک پیش کر دیگا۔

مسٹر بشیر صدیقی

اس کے بعد مسٹر بشیر احمد صدیقی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہر قوم آزادی کے لئے قربانیاں کیا کرتی ہے اور پھر مصر، آئرلینڈ اور افغانستان کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے یقین دلایا کہ انشاء اللہ جس طرح صوبہ سرحد نے جرأت و دلیری کرتے ہوئے بہادرانہ قربانی پیش کرنے میں سبقت کی ہے اسیطرح وہ آزادی کا جھنڈا نصب کرنے میں بھی سبقت لیجائے گا۔

مسٹر یوسفی

مسٹر یوسفی نے تجویز کرتے ہوئے ایک طویل تقریر میں بتایا کہ حکومت نے بلا کسی قصور نہتے باشندوں پر فائر کئے۔ پھر انہوں نے ۱۸۵۷ء تاریخ کے ظلم و ستم کو با تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اب حکومت ہمارے ان شہداء کے خون کو خریدنا چاہتی ہے اور بعض لوگوں سے اس کا سودا کیا جا رہا ہے اور خطاب کیا گیا کہ حکومت کی طرف سے کسی شخص کو اس وقت کوئی تمغہ

حق نہیں دیا گیا۔ مسلمانوں کی صرف وہی جماعتیں نمائندگی کر سکتی ہیں جو گذشتہ دس سال سے قوم کی خدمت کر رہی ہیں۔ پھر لوگوں سے دریافت کیا کہ آیا لوگ ان لوگوں کو اپنا نمائندہ سمجھتے ہیں جو خون شہداء کا سودا کر رہے ہیں۔ اس پر تمام طرف سے آواز آنے شروع ہوئے کہ ہرگز ہمارے نمائندہ نہیں۔ ٹوڈی ہیں خوشامدی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

خطاب اور میونسپل کمشنریاں

پھر مندرجہ ذیل قرارداد متفق آراء سے پاس ہوئی:-

باشندگان پشاور کا یہ جلسہ حکومت کی اس سفاکی پر اظہار لعنت کرتا ہے۔ کہ اس نے بیگناہ اور نہتے مسلمانوں کو ایسے وقت گولی کا نشانہ بنایا جب کہ جبکہ وہ کسی طرح بھی کسی خلاف قانون کارروائی یا اجتماع میں شریک نہ تھے۔ اور اس ظلم و ستم اور انتہائی جبر و تشدد کو پیش نظر رکھتے ہوئے پشاور کے خطاب یافتگان اور آنریری کام کرنے والے باشندگان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اب اپنے ان خطابوں اور آنریری ملازمتوں سے دست کشی ہو کر قوم پر یہ ثابت کر دیں کہ ان کو بھی اپنے مظلوم شہید بھائیوں سے پوری پوری ہمدردی ہے اور یہ کہ وہ حکومت کے اس فعل کو کھلم کھلا ظلم و ستم سمجھتے ہیں۔

نیز یہ جلسہ پشاور کے منتخب شدہ اور نامزد اراکین میونسپل کمیٹی سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے استعفے داخل کرتے ہوئے حکومت پر واضح کر دیں کہ اس کا یہ ظلم و ستم قابل برداشت نہیں ہے

ڈاکٹر گیلانی اور سید محمود شاہ صاحب

ڈاکٹر گیلانی صاحب نے پر زور الفاظ میں تائید کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ خطاب یافتگان آنریری ملازمین اور میونسپل کمشنر فوراً مستعفی ہو جائیں۔

سید محمود شاہ صاحب نے پشتو زبان میں تائید کرتے ہوئے قرارداد کو پشتو زبان میں ظاہر کر دیا۔

مسٹر عبدالرب خان نشتر

جناب صدر نے تجویز و تائید کے بعد عوام سے دریافت کیا کہ وہ قرارداد منظور رہے یا نہ تمام نے متفقہ آواز سے "منظور رہے" کا نعرہ لگایا۔

[illegible] کے بعد مسٹر عبدالرب خان نشتر

اٹھ کر طویل تقریر کرتے ہوئے اصل قرارداد کی حمایت کی لیکن اس امر سے اختلاف کیا کہ میونسپل کمشنر اور خصوصاً وہ میونسپل کمشنر کہ جن کو منتخب کیا گیا تھا استعفے دیدیں۔

آپ نے اس امر کی تائید کی کہ خطاب یافتگان اور آنریری مجسٹریٹ وغیرہ ان چیزوں کو چھوڑ دیں لیکن اس پر زور دیا کہ منتخب شدہ میونسپل کمشنر مستعفی ہوں مسٹر سلیم نے ان کی تائید کی۔

جلسہ میں ہلچل پیدا ہو گئی اور اسے قابو کرنا مشکل ہو گیا آخر بڑی مشکل سے حافظ عبد [illegible] نے تلاوت قرآن شریف سے لوگوں کو خاموش [illegible] دلائل سے ثابت کیا کہ اس قرارداد کو [illegible] شکل میں پاس ہونا ضروری ہے لوگوں [illegible] آیا انہیں قرارداد منظور ہے یا نہ۔

حاضرین نے پھر تجویز کی حمایت کی پھر [illegible] ہونے لگی جس کی وجہ سے کئی ایک مقرر جو تجویز کے حق میں تقریر کرنا چاہتے تھے۔ ان کو وقت نہ مل سکا اور دعا جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

مجلس خلافت کا اہم فیصلہ

ننگے سر رضاکاران خدمت اور باشندگان [illegible]

حکومت برطانیہ برباد

پشاور ۲۵ اپریل۔ آج بھی تمام رضاکاران خلافت صبح سویرے ہی دفتر مجلس خلافت میں حاضر ہو گئے۔ اور صبح سویرے ہی مجلس منتظمہ کا اجلاس بھی طلب کیا گیا۔

مجلس منتظمہ کے اجلاس میں کافی دیر تک حالات موجودہ پر غور و خوض کیا جاتی رہی اور بالآخر متفقہ آراء سے فیصلہ ہوا کہ اول تمام شہداء کے پسماندوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کو ملک و ملت کے لئے اس خدمت و قربانی کے لئے مبارکباد دی گئی۔

دوسری قرارداد میں ان خدام خدمت کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں یقین دلایا گیا کہ اس نیک مقصد کے حصول کے لئے ملک کا ہر بچہ تیار رہیگا۔
اور تیسرے قرارداد میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سرکاری خطاب اور آنریری عہدوں سے کنارہ کشی اختیار کر [illegible]

جھنڈا لے کر تمام شہر [illegible] نظارہ قابل دید تھا جبکہ سینکڑوں رضاکار سر سے ننگے سرخ پٹیاں پہنے اور ان کے پیچھے ہزاروں باشندگان ننگے سر ایک مانند سیلاب اور سمندر نظر آرہا تھا۔

اس کے بعد ایک غیر منظم جلوس نے تمام شہر کا چکر لگایا۔ ہزاروں کی تعداد میں ننگے سر لوگ ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ "حکومت برطانیہ برباد" "ٹوڈی بچہ ہائے ہائے"۔ کے نعرے لگاتے پھرتے رہے۔ بارش [illegible] شروع ہوئی اور خوب موسلا دھار برسنے لگی لیکن جو لوگ حکومت برطانیہ کی گولیوں کو وقعت نہ دے سکتے تھے وہ کیونکر بارش سے ڈر جاتے۔ چنانچہ لوگ اپنے کام میں مصروف رہے۔

کرم ملیشیا سے دو صد سپاہی منگوائے

پشاور پر قومی مجالس کا قبضہ

رضاکاران خلافت و کانگریس کی سرگرمیاں

پشاور ۲۶ اپریل - آج صبح ہی سے فوج کو شہر سے ہٹا دیا گیا اور پولیس بھی کچھ اس قدر روپوش ہوئی کہ شہر میں نام کے لئے کوئی سپاہی نظر نہ آتا تھا۔

پولیس کی جگہ رضاکار

بازاروں میں چونکہ پولیس کے سپاہی موجود نہ تھے۔ اس لئے موٹر تانگہ، گاڑیاں اور عام ٹریفک میں مشکلات پیدا ہوگئیں اس لئے کانگریس کمیٹی نے موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے تمام شہر میں کانگریس رضاکاروں کی ٹولیاں لگا دیں اور تمام دن ٹریفک کا کام بہ خوبی خادم نہایت خوش اسلوبی سے چلاتے رہے۔

فساد خطرہ

شام کے قریب اطلاع ملی کہ کرم ملیشیا سے دو صد سپاہی چند وردی پہن کر پشاور منگوائے گئے - چنانچہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شہر سے کوئی ایک ہزار قدم کے فاصلہ پر ان سپاہیوں کی لاریاں سڑک میں بڑی کیوجہ سے کافی دیر تک ٹھہری رہیں۔

۲۵ لاریوں میں دو صد سپاہی سوار تھے - جن کے ساتھ دو انگریز افسر بھی تھے اور دو لاریوں پر (چند دیگر) سامان وغیرہ تھا۔

اس اطلاع کے ملنے پر شہر میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں اور جب شام کے بعد تک شہر میں پولیس دکھائی نہ دی تو یہ خیال راسخ ہوگیا کہ یہ لوگ جو کرم سے منگوائے گئے ہیں رات کو ضرور کوئی نہ کوئی شرارت کریں گے۔

مجالس خلافت و کانگریس نے فوراً تمام رضاکاروں کو دفتر میں حاضر ہو جانے کی ہدایت کی اور تمام شہر میں کانگریس اور خلافت کے رضاکاروں کے پہرے لگا دیئے شہر کے ہر بازار اور ہر کوچہ کے آگے ان دونوں قومی مجالس کے رضاکار ٹھہرے دکھائی دے رہے تھے۔

رات بھر اراکین مجلس خلافت ان ٹکڑیوں کی نگرانی کرتے رہے اور صبح سویرے چھ بجے اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا۔

آج ۲۶ اپریل کو بھی پولیس بازاروں میں نظر نہیں آتی اور کانگریس کے رضاکار بدستور ٹریفک کا کام کر رہے ہیں

فوج کو کسی نامعلوم طرف بھیج دیا گیا

پشاور ۲۵ اپریل - پشاور کے قتل عام میں جب فوج کو بلایا گیا اور ان کی گولیوں سے کئی باشندے شہید کر دیئے گئے تو دوسرے دن جب تمام شہر میں فوج کی پکٹ لگی ہوئی تھی اور ایک موقع پر گڑھوال قوم کی فوج کو جب اپنے ایک افسر نے گولی چلانے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا جاتا ہے کہ فائر کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس لئے ملازم نہیں ہوئے کہ خالی ہاتھ باشندوں پر گولی چلائیں۔

بعد میں سنا گیا کہ جب اس فوج کو اپنی بارکوں سے دوبارہ شہر کے لئے روانہ ہونے کا حکم ملا تو انہوں نے بیک متفقہ آواز سے کہہ دیا کہ وہ کسی حالت میں بھی شہر میں خالی ہاتھ باشندوں پر گولی نہ چلائیں گے اور انہوں نے اپنے اسلحہ وغیرہ پھینک دیئے۔

بعد میں سنا گیا کہ اس تمام فوج کو معہ ان کے بال بچوں کے ایک سپیشل ٹرین کے ذریعہ کہیں باہر بھیج دیا گیا۔

پشاور چھاؤنی میں ہڑتال

انگریزوں کا خوف و ہراس - لیڈیوں کو باہر بھیج دیا گیا

پشاور ۲۵ اپریل - آج پشاور چھاؤنی میں مکمل ہڑتال تھی وہ دکانیں جو کبھی بند نہ ہوئی تھیں وہ بھی آج بند کر دی گئیں - کوئی تانگہ اور موٹر کرایہ پر مل نہ سکتی تھی - ایک دو انگریز پٹرول خرید نے آئے تو انہیں دکانداروں نے صاف کہہ دیا کہ ہم ماتم میں ہیں اور کوئی چیز فروخت نہیں کی جا سکتی۔

فوج اور مشین گنوں کی خوب اچھی طرح نمائش ہوئی اور سنا گیا ہے کہ انگریزوں پر اس قدر خوف و ہراس طاری ہوگیا کہ ان میں سے اکثر نے اپنی لیڈیوں کو رخصت کر دیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اکثر انگریزوں کو بھی رات کے وقت گورنمنٹ ہوس میں رکھا گیا۔ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ مسٹر مٹکاف جو زخمی تھے انہیں بھی گورنمنٹ ہوس میں منتقل کر دیا گیا۔

قابل فخر ہیں وہ جو ملک و ملت پہ قربان ہو گئے

فہرست شہداء

مندرجہ ذیل غیور فرزندان وطن اپنے ملک و ملت کے لیئے برطانوی درندوں کے ہاتھوں گولیوں کا شکار ہو گئے

(۱) ایک سواتی نامعلوم الاسم }
(۲) ایک مسافر – } محلہ پہو ہنداس
(۳) اکرم خان ولد غفور سواتی – – محلہ اختر ہندان
(۴) عبدالجمیل ولد داؤد – – – سکنیہ سنگان
(۵) فضل رحمان ولد سلطان – – جٹشان
(۶) ولی محمد ولد حمید خان – – – ہوتی مردان
(۷) ملنگ شاہ ولد احمد شاہ – – – تکڑان
(۸) قمر گل ولد خان گل – – – گلاب خانہ
(۹) عبدالمجید ولد رحیم بخش – – – ”
(۱۰) محمد عالم ولد فضل نور – – – سرائے عبداللطیف
(۱۱) پیر محمد ولد محمد زرین – – – گلاب خانہ
(۱۲) گل محمد ولد غلام جیلانی – – گندی ویڑہ
(۱۳) صفدر ولد جمال – – موضع گیوڑی
(۱۴) مستقیم ولد نامعلوم – محلہ کاڈرلہ
(۱۵) عبدالصمد ولد نامعلوم مسافر ” ”
(۱۶) پہلوان گل ولد نامعلوم ” ” ”
(۱۷) گل رحمان ولد شیر دل – – ”
(۱۸) گل خان ولد نامعلوم مسافر نمک منڈی
(۱۹) محمد اشرف ” ” ”
(۲۰) غلام جان ولد جیو خان شنیہان
(۲۱) داؤد میاں ولد نامعلوم ہزار خانی
(۲۲) رمضان ولد نامعلوم مسافر نمک منڈی
(۲۳) فضل دین ولد محمد بخش ضلع ہزارہ
(۲۴) محمد افضل ولد نامعلوم مسافر
(۲۵) آغا محمد ولد عمر بخش – – محلہ ڈھگری
(۲۶) فضل محمد ولد نور محمد – – – – سرائے شہباز
(۲۷) محمد دین ولد نامعلوم – – – – محلہ گلی
(۲۸) دلاور ” ” – – – مسافر
(۲۹) اکرم ” – ” – – – ”
(۳۰) غفور خان ” ” – – – ہزار خانی
(۳۱) زید اللہ مسافر – – – –
(۳۲) کریم شاہ ولد داؤد شاہ مسافر –
(۳۳) مدا خان ولد نامعلوم – – – ڈھکی نعلبندی
(۳۴) عبدالاحد ولد محمد – – – محلہ چکلہ
(۳۵) فقیر محمد ولد نامعلوم – – – محلہ پہو ہنداس
(۳۶) عبدالغفار ولد نامعلوم – – محلہ گنج
(۳۷) داد گل ولد نامعلوم – – سرو زئی
(۳۸) کلنگ ولد نامعلوم – – گنج
(۳۹) شاہ افضل ولد نامعلوم – – موضع تحقی
(۴۰) سعید محمد ولد نامعلوم – – علاقہ پنڈی گیب
(۴۱) ایک سواتی مسافر محلہ پہو ہنداس
(۴۲) ایک نامعلوم الاسم

(۴۳) – (۴۵) } ملازمین ہسپتال وغیرہ

(۴۶) – (۴۹) } پانچ ان شہیدوں میں ایک عورت

(۵۰) – (۵۱) } دیہات کے آدمی ۳۷۷ روزانہ

(۵۵) – (۵۹) } اور ان کے نام درج نہ کئے جا سکے

(۶۰) مستقیم ولد فضل ساکن چینی پایان
(۶۱) ایک ہندو نوجوان
(۶۲) ایک سکھ نوجوان

اس وقت تک ۳۵ عدم پتہ ہیں۔

تین صد کے قریب زخمی۔

ف / ۱ ۱
شہیدان نا مدان جعلی

جو اپنے شہیدوں کو اکٹھا لینے کے جرم میں شہید کر دیئے گئے:-

(۱) لائے ولد شیر دل
(۲) ~~محمد سعید ولد فضل~~
(۳) الٰہی بخش ولد محمد صدیق
(۴) میر غلام شاہ ولد محمد نواب شاہ محلہ باجوڑی
(۵) عبدالمجید ولد پھولو گاڈی خانہ

فخر سرحد سید لعل بادشاہ اور دیگر خدام کی گرفتاری

جیل سے قلعہ میں منتقل کر دیئے

زبردست فوجی نمائش

پشاور ۲۵ر اپریل۔ حکومت برطانیہ نے یہ ٹھان لی ہے کہ وہ ہر ممکن طاقت سے باشندگان سرحد کو دنیا کے سامنے پس ماندہ ظاہر کرتے ہوئے ان کو ہر جائز حقوق کے حصول سے روکے رکھے چنانچہ اس نے وقتاً فوقتاً قومی تحریکات کو کچلنے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ استعمال کیا۔

اس سلسلہ میں ۲۲/۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء کی درمیانی شب کو اور بعض کو ۲۳ر اپریل کی صبح کو گرفتار کر لیا گیا۔

ہر شخص کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس کی کافی جمعیت موٹر لاری میں بٹھا کر لائی جاتی اور اسیطرح انکو جیلخانہ پہنچایا گیا۔

معلوم ہوا کہ جیلخانہ میں قیدیوں نے ان خدام وطن کے ساتھ ہی چکیاں توڑیں اور کام کرنے سے انکار کر دیا۔ جسپر حکام جیل کو خطرہ پیدا ہو گیا۔ جیلخانہ کے اردگرد پولیس کا زبردست پہرہ کھڑا کر دیا گیا۔ اور پھر فیصلہ ہوا کہ ان کو قلعہ بالاحصار میں منتقل کر دیا جائے۔

چنانچہ زبردست فوجی جمعیت طلب کیگئی سب سے آگے آرمرکار رہتی اسکے بعد چار سوار ننگی تلواریں اٹھائے جا رہے تھے اس کے پیچھے اسٹاف کمشنر

پھر چھ پیہ کی دو لاریوں میں یہ خدام وطن اور ہر خادم کے ساتھ ایک ایک سپاہی سنگینیں چڑھائے بیٹھے تھے۔ لاریوں کے اردگرد سواروں کی بڑی بھاری جمعیت چل رہی تھی تمام سوار برہنہ شمشیروں میں جلوس کو نہایت شان سے لیجا رہے تھے۔ اور میاں وطنؔ انقلاب زندہ بادؔ کے نعرے لگاتے جا رہے تھے۔ باشندگان شہر کو اسکی اطلاع نہ ملی۔ صرف سڑک پر چند تماشائیوں نے اس نظارہ کا لطف اٹھایا۔

خدام سرحد جو گرفتار ہوئے

(۱) سردار قوم سید لعل بادشاہ صاحب — رکن خلافت و کانگریس
(۲) خان علی گل خان — " " "
(۳) مسٹر غلام ربانی سیٹھی — " " "
(۴) مسٹر رحیم بخش غزنوی — " " "
(۵) مولوی خانمیر — رکن کانگریس
(۶) لالہ پیرا خان — " کانگریس
(۷) مسٹر اللہ بخش برقی — " "
(۸) مولانا عبدالرحیم صاحب — مبارک [illegible]
(۹) مسٹر [illegible] — " "
(۱۰) مسٹر عبدالرحمان ریا — رکن بغاوت

برطانی سفیر برائے افغانستان پشاور ہی میں ٹھیر

کیا برطانی سفیر افغانستان نہ جائے گا؟

پشاور ۲۶ر اپریل۔ مسٹر مکانکی جو برطانی سفیر کی حیثیت سے افغانستان جانے والے تھے اور بوجہ نامعلوم پشاور میں رُکے تھے اور جس کے متعلق سنا جاتا تھا کہ حکومت برطانیہ ان نئے استحکامات کو برداشت نہیں کر سکتی جو شہریار غازی محمد نادر خان سرحد افغانستان پر بنا رہے ہیں۔

لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مکانکی کو صوبہ سرحد کا ریونیو کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور ریونیو کمشنر مسٹر لٹمر چیف کمشنر کے سکرٹری اور چیف کمشنر کے سکرٹری مسٹر کیرو پشاور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے ہیں اور مسٹر مٹکاف زخمی ہو کر زیر علاج ہیں۔

برطانی تہذیب کا نمونہ

خدام قوم سے غیر مہذب سلوک

یوں تو پشاور میں قتل عام کے ساتھ ہی برطانی تہذیب کی حقیقت ظاہر ہو گئی تھی لیکن ذیل کے واقعہ سے ان برطانی افسروں کی ذہنیت کی ایک معمولی سی جھلک نظر آ جائے گی جب محمد شفیق اور مدد خان رضاکاران کو فوج کی سپاہی گرفتار کر کے لیگئے تو انہیں لیجا کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا اور بندوق کے کندوں سے ان کی تواضع کی جب وہ سایہ کیطرف بڑھنے لگے تو ایک انگریز افسر نے ان سے بدزبانی کرتے ہوئے کہا "تم حکومت کا مقابلہ کرتے ہو ہم تمکو ٹھیک کر دیگا"۔

ایک اور شخص کے جواب میں ایک انگریز نے کہا تینے ہمارا ایک آدمی مار دیا ہے ہم تمہارا سب آدمی مار دے گا۔

اور تیسری جو گفتگو کیپٹن ڈاکٹر خان صاحب سے ایک ذمہ وار افسر نے کی وہ کسی دوسری جگہ درج ہے یہ ہے برطانی تہذیب جس کا حکومت برطانیہ ہمیں سبق دینا چاہتی ہے۔

فخر افغانان خان عبدالغفار خان قید کر دئے گئے

ساٹھ ہزار غیور افغانوں کا اجتماع

علاقہ چارسدہ میں فوجی نمائش

چارسدہ ۲۵ اپریل۔ حکومت سرحد نے صوبہ کے طول و عرض میں تشدد شروع کر دیا ہے چنانچہ بنوں میں خدام وطن کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ پشاور میں قتل عام کا بازار گرم کر دیا گیا۔

اور پھر ۲۳ تاریخ کو ٹھیک اس وقت جبکہ پشاور میں خالی ہاتھ باشندوں پر گولی چل رہی تھی فخر افغانان خان عبدالغفار خان کو پشاور آتے ہوئے تخفی تھانہ پر روک لیا گیا۔ خان موصوف نے لاری سے بدیں وجہ اترنے سے انکار کیا کہ پولیس کے پاس کوئی وارنٹ نہ تھا۔ بالآخر وارنٹ وغیرہ کا انتظام کر دیا گیا۔

پشاور میں چونکہ اس وقت گولی چل رہی تھی اس لئے لاری کو واپس چارسدہ بھیجا گیا اور وہاں خان موصوف کو حوالات میں بند کر دیا گیا۔ اور ان کے ہمراہ میاں احمد شاہ صاحب بیرسٹر۔ خان عبدالاکبر خان۔ حاجی شاہنواز خان۔ سرفراز خان سر عسکر رضاکاران اتمان زئی اور خان سعادالله خان سر عسکر رضاکاران تنگی بھی گرفتار کر لئے گئے۔

زندہ باد میاں جعفر شاہ

فخر افاغنہ کا پروگرام پورا کر دیا جائے گا

جب فخر افاغنہ کی گرفتاری کی اطلاع ... اور ہشتنگر میں پھیلی تو جوق در جوق لوگ چارسدہ میں پہنچنا شروع ہوئے ... ساٹھ ہزار کا مجمع ہو گیا جس میں تین ہزار رضاکار ہوں گے۔ عام خیال پیدا ہو گیا کہ حوالات سے خان موصوف کو نکال لیجائیں۔ حکومت بھی پوری طرح تیاری کر چکی تھی۔ رسالپور سے فوج مشین گن اور سواروں کی بڑی تعداد موقعہ پر حاضر کر دی گئی۔

ہشتنگر جیسے علاقہ میں غیور افغانوں کے سردار کی گرفتاری اور پھر اس قدر فوجی نمائش سے ضروری تھا کہ عوام مشتعل ہو جاتے لیکن باقی اراکین جمعیت نے اس ساٹھ ہزار کی جمعیت کو قابو میں رکھا اور میاں جعفر شاہ صاحب کی کوشش ... میاں صاحب نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری سعی اسیطرح ہو سکتی ہے کہ ہم اس پروگرام کو پورا کریں ... پورا کرنا چاہتے تھے۔ اور پھر خان عبدالغفار خان کی جگہ ... رہے۔ اور نہایت ... امن طریقہ سے مجمع کو منتشر کر دیا گیا۔

خان عبدالغفار خان میاں احمد شاہ بیرسٹر اور دیگر گرفتار شدگان

تین تین سال قید

حکومت نے ان خدام خلق کو صوبہ سے نکال دینے کی کوشش کی۔ اور خان عبدالغفار خان۔ میاں احمد شاہ بیرسٹر۔ حاجی شاہنواز خان سرفراز خان اور سعدالدین خان کو زیر دفعہ ۴۰ سرحد جرگہ تین تین سال قید کی سزا دی۔ اور فوراً ہی انہیں جہانگیرہ ریلوے سٹیشن سے سوار کر کے گجرات (پنجاب) کے پولیٹکل جیل کو بھیج دیا گیا۔

سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی کوہاٹ کا مسئلہ

ذی غرض خوشامد پرست کی اصلاحیت

(ایک واقف کار کے قلم سے)

مورخہ ۰ اپریل ۱۹۳۳ء کا اخبار سرحد پشاور نظر سے گذرا جس میں مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۳۳ء کے اخبار سرحد کا حوالہ دیکر جواب تحریر کیا گیا سکرٹری صاحب کے مداحین کو جواب لکھتے وقت اسباب کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے تھا کہ سورج کو ہاتھ سے چھپانا بعید از عقل ہے۔

(۱) نامہ نگار جو تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیشہ بتدریج ترقی ہوتی رہتی ہے۔ افسوس باوجود معلوم ہونے کے پھر صاف جھوٹ کہہ دیا۔ صاحب سکرٹری کی تو بتدریج ترقی نہیں ہوئی بلکہ آپ تو یکدم /50 روپیہ سے /225 پر بیٹھا ئے گئے۔ "دروغ گویم بر روے تو" افسوس۔

(۲) نامہ نگار جو تحریر فرماتے ہیں کہ تعلیم انٹرنس تک نہیں بلکہ ایف اے تک ہے اور تعلیم تک کی ڈگری حاصل ہونے سے قابلیت نہیں بڑھ جایا کرتی بلکہ تجربہ کی اس سے بڑھ کر ضرورت رہتی ہے۔ [illegible] نامہ نگار صاحب

[illegible]

ٹ کی انتہا ہی نہیں۔

(۳) نامہ نگار جو تحریر [illegible] فرماتے ہیں کہ روشنائی وغیرہ کے انتظام میں سکرٹری صاحب کا قصور نہیں بلکہ ممبران کا قصور ہے او رتیل ممبران کے گھروں میں جلانے کے لئے بھیجا جاتا ہے واہ خوب کہا۔ شکر ہے یہ تو مان لیا کہ تیل ممبران کے گھروں میں بھیجا جاتا ہے۔ اب یہ بتائیے کہ سب کمیٹی کیا بلا ہوتی ہے اور اسکو مقرر کرنا براہ روشنی وغیرہ کے لئے کس کا کام ہوتا ہے جناب! یہ تو امر مسلمہ ہے کہ سب کمیٹی مقرر کرنا اور تبدیل کرنا سکرٹری صاحب کا کام ہے۔ تو پھر ممبران سب کمیٹی کو کیوں تبدیل نہ کیا گیا۔ اور سال دو سال سے کیوں وہی اپنے راز دار ممبران سب کمیٹی کے چلے آتے ہیں۔ مطابق آپ کے فرمودہ کے تیل سکرٹری صاحب ممبران کے گھروں میں جلانے کیواسطے بھیجتے رہے۔ اس لئے کہ راز انکشاف نہو۔

(۴) نامہ نگار جو تحریر فرماتے ہیں کہ آنریری سکرٹری صاحب کے وقت لیمپ تھے اور گیس نہیں تھے کسی نے سچ کہا کہ کوئی اگر ناحق کسیکو برا بھلا کہتا ہے تو خدا خود ہی اسکو بدلہ دیدیتا ہے۔

اور جناب نامہ نگار صاحب آپ پر تو یہ قول بالکل لفظ بلفظ درست نکلا یعنی جناب نے لکھا تھا کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ مثلاً تمک لکھا دوسروں کو اور عائد ہوا آپ پر۔ تنخواہ دار سکرٹری تو صرف ½5 سال سے مقرر ہے اور گیس لگانے کے تو تقریباً دس سال ہوگئے ہیں۔

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

ایسے نامہ نگاروں سے خدا کی پناہ۔

(۵) نامہ نگار صاحب جو سڑکوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ سڑکوں کا بارک ماسٹری کی سڑکوں سے مقابلہ نہیں ہوسکتا کیونکہ انپر خرچ زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس جگہ پر تو نامہ نگار صاحب اور اس کے مشیر لغزش کھا گئے ہیں اور منہ کے بل گر پڑے ہیں کیونکہ بارک ماسٹری سے ہر ایک Estimate چیک ہو کر میونسپلٹی میں آتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ بارک ماسٹری سے مقابلہ نہو۔ فی الحال زبان بندی [illegible]

[illegible] ہیں۔ دراہوس سے کام میں اور معلوم کریں کہ اس وقت تک سکرٹری کے برخلاف ممبران کے پاس پبلک کی کتنی درخواستیں آچکی ہیں؟

(۷) نامہ نگار لکھتے ہیں کہ محصول چنگی کی شرح بڑھانے سے سکرٹری کا کوئی تعلق نہیں اور نہ اسکی تنخواہ سے اتنا بوجھ پڑتا ہے۔ پہلے محصول کی آمدن /79000 تھی اور اب /140000 ہے۔ جناب من آپ نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ یہ پبلک پر محصول جو بڑھا تو اس سکرٹری کے وقت میں ایک جرم کا جب کوئی مجرم اقبال کرے تو پھر کسی قسم کا ثبوت و شہادت نہیں رہتی۔

(ا) رہا سوال آمدن کا بقول آپ کے اس وقت /140000 ہے اور اس سے پہلے آنریری سکرٹری کے وقت /79000 تھی۔ اسباب کو تو چھوٹے چھوٹے بچے بھی جانتے ہیں اور ان سے اگر دریافت کیا جائے تو فوراً بتلا دیں گے۔ مگر چند اسباب کو واضح طور سے بیان کردیا جاتا ہے کیونکہ نامہ نگار نے جب لکھا ہے۔ جناب نامہ نگار صاحب۔ اس سکرٹری کے ایام بادشاہت میں کوہاٹ کا تمام شہر آگ کی نذر ہوا تھا۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ برائے تعمیرات عمارت وغیرہ مثلاً لوہا، لکڑی، سرخی چونا، اینٹ وغیرہ وغیرہ جوکہ باہر میونسپلٹی کی حدود میں داخل ہوئیں تو ان کا محصول ادا ہوتا تھا یا نہ

دوم تمام شہر کے اندر نیلام سوداگران کا جو لاکھوں روپیہ کا باہر سے آیا ہے اس کا محصول بھی ادا ہوتا تھا یا نہ؟

(ب) نامہ نگار صاحب آپ کو خود اچھی طرح معلوم ہے کہ تعمیرات کا کام ابھی تک ہو رہا ہے۔

(ج) چھاؤنی جوکہ میونسپل کمیٹی کے حدود کے اندر ہے آنریری سکرٹری کے وقت یہ چھاؤنی بالکل معمولی چھوٹی سی تھی اور اب اس کو اتنا وسیع کیا گیا ہے کہ جس میں چند کروڑ روپیہ کا کام کیا گیا اور اب بھی ہر سال کئی لاکھوں کا کام ہو رہا ہے۔

(د) اس سے بڑھکر ایک اور بات یہ ہے کہ آنریری سکرٹری کے وقت میں حدود چھاؤنی میں صرف ایک ولایتی دوکان تھی جسکو فنسی وسنزل گدام کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور اس گدام کا میونسپلٹی سے ٹھیکہ تھا کہ چاہے دس لاکھ روپیہ کا مال باہر سے کیوں نہ منگایا جائے صرف /90 روپیہ سالانہ محصول دینا پڑتا تھا۔ مگر اب بجائے ایک گودام کے کئی ولایتی دکانات کھل گئی ہیں علاوہ اس کے پبلک کا بھی محصول زیادہ کیا گیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آیا پہلے کی نسبت آمدنی کی صورت کن باعث سے زیادہ ہوتی۔

(ر) پبلک کا جو محصول زیادہ کیا گیا اس کو تو نظر [illegible] تو قدرتی آمدنی ہوگی نہ کہ سکرٹری [illegible] دریافت [illegible]

وجود قدرتی آمدنی کے پھر بھی روپیہ اس قدر بے جا خرچ ہو جاتا ہے کہ بجٹ میں روپیہ باقی نہیں رہتا۔ اور جب آنریری سکرٹری کے وقت کہ کم آمدن تھی اور تعمیرات وغیرہ کا کام بھی بہ نسبت تنخواہ دار سکرٹری کے زیادہ ہوا کرتا ہے مگر بجٹ میں روپیہ بقایا کافی جمع رہتا تھا۔ عاقلاں خود میدانند

(۸) نامہ نگار جو لکھتے ہیں کہ میونسپل کی سڑکیں بارکماسٹری کی سڑکوں سے کسی جگہ مقابلہ نہیں کرسکتیں جسکا جواب فقرہ نمبر ۵ میں دیا گیا ہے۔ مگر تھوڑا اور واضح کر دیتا ہوں کہ یہ تو جناب نے تسلیم کرلیا کہ بارک ماسٹری کی سڑکوں کی نسبت میونسپلٹی کی سڑکیں ہر جگہ خراب ہوتی ہیں آیا آپ صرف کوہاٹ ہی کی تمام سڑکوں کا کہہ رہے ہیں یا کہ پشاور بنوں ڈیرہ اسمٰعیلخان و راولپنڈی وغیرہ وغیرہ برائے خدا انصاف نظر انداز نہ کریں اور افسران بلدیہ پبلک کو دھوکہ نہ دیں ان خوشامد پرست باتوں کو چھوڑ دیں اور غیور پبلک کوہاٹ کے جائز مطالبات کی امداد کریں اور ساتھ یہ جو لکھا ہے کہ سرے داڑھی والا یکڑا جائے سونچھوں والا جائے [illegible] اس کا جواب بھی یہی کافی ہوگا کہ یہ امثال آپ کو ذی غرض پارٹی پر ہی کیا عمدہ عائد ہوئی ہیں۔ کیونکہ ہر دو آپکی پارٹی میں موجود ہیں۔

(۹) تحقیقات والے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ میں نے تحقیقات کی ہے کہ سکرٹری صاحب کو

وش روپیہ تک کے خرچ کا جو اختیار ہے اسی کو بھی ناجائز جگہ پر خرچ نہیں کیا۔ جناب من! آپ کے بے حقیقت وجہ اور تحقیقات کا بہت جلد انکشاف ہو جائیگا۔

(۱۰) نامہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ ٹلکوں کو میونسپل انجینیر اور بار کمائیسنری کے انجینیرنگ کی یہ رائے ہے کہ ٹلکوں کو کوئی نقصان نہیں مگر یہ تحقیقات نہ کی کہ شہر میں پانی چلنے کے جو ٹلکہ جات تقریباً ہیں پال سے زمین کو ہیں اور جن میں آئندہ بھی جب سال پانی گذرنے کی امید نہیں ہے آیا نقصان اور زنگ آلودہ ہو جائیں گے یا نہ اور آیا 85/ یا 8/ ہزار روپیہ میونسپل کمیٹی کا رائیگاں چلا گیا کہ نہ حو جبلہ کرینگے۔

(۱۱) نامہ نگار جو لکھتے ہیں کہ زر بقایا آنریری سکریٹری کے وقت سے چلے آتے تھے اور اسکے وقت میں وصول ہوئے یہ بالکل غلط اور بے بنیاد باتیں یہ صرف اپنے منشیر کے بچاؤ کے لئے من گھڑت باتیں بنائی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ زر بقایا آنریری سکریٹری کے وقت جو تھا اس کو آنریری سکریٹری از حد کوشش سے وصول کرتا تھا اور کسی طرح بھی نہیں کرتا تھا مگر اس موجودہ خواہ دار سکریٹری صاحب نے کیا چالاکی کی کہ ایک دو

کے متعلق کو نہ تھے

کہ جو رقم وصول نہ ہوتا اس کو دکاندار وٹہ کھاتہ ڈال دیتے ہیں اور زر بقایا کو صاف کر دیتے ہیں سو سکریٹری صاحب موجودہ نے اس طرح زر بقایا کو وصول کیا۔ چونکہ آنریری سکریٹری ایک دیانتدار اور ہمدرد تھے اس لئے وہ بالکل کمیٹی کے روپیہ کو نہیں کرتے۔ براہ مہربانی پہلے آپ ذرا کمیٹی کے معاملات سے واقف ہوں تو پھر اخبار میں مضمون دیا کریں۔ اگر آپ کو شک ہو تو کمیٹی کے کاغذات کا ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ زر بقایا موجودہ سکریٹری کے وقت کس طرح وصول ہوا۔ آیا وٹہ کھاتہ کے ذریعے یا واقعی عملی طور پر؟

(۱۲) نامہ نگار جو لکھتے ہیں متعلق توسیع بازار زرگران و ریزادی تالاب کہ آپ کے طرفیت ممبران نے منظور کرایا ہے۔ یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جو نیٹو وائس پریزیڈنٹ و سب کمیٹی رازدار سکریٹری جو کہ سال و دو سال بغیر تبدیلی کے چلی آتی ہے ان سے جو کچھ کرائے سکریٹری کرا سکتا ہے یہی جواب کافی ہوگا۔

(۱۳) نامہ نگار جو لکھتے ہیں کہ ہندو مسلم سوال پیدا نہ کرو جناب من! ہندو مسلم کا تو کوئی سوال ہی نہیں بلکہ جناب نے یہ روپیہ اختیار کیا ہوا ہے اور اسی بات پر آپ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اپنے ضمیر کو گنہگار بنا رہے ہیں حالانکہ پبلک ہندو

مسلم و سکھ یکجا ہو کر بالاتفاق کہا کہ اس سکریٹری کو برائے خدا برطرف کیا جائے۔ اور آپ کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ہندو مسلم سوال خود پیدا کر رہے ہو جیسا کہ جناب نے لکھا ہے کہ ۱۸ سال سے سکریٹری شپ ہندوؤں کے پاس رہی اور اب مسلمانوں کے پاس رہنے دو اس کے کیا معنے ہیں ہندو مسلم سوال نہیں تو کیا ہے۔

(۱۴) رہا سوال ۱۸ سال ہندوؤں کے پاس سکریٹری شپ رہی اور اب مسلمانوں کے پاس رہنے دو سو اسبات کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی ۱۸ سال ہندوؤں کے پاس رہی اگر یہ سوال آپ سے دریافت کیا جائے کہ ہندوؤں نے تو بغیر تنخواہ کے پبلک کی دیانتداری سے خدمت کی اور اب کیوں تنخواہ دار اور دوسرا بددیانت مسلمان سکریٹری لگایا گیا ہے تو پھر کیا جواب ہوگا برائے خدا پبلک کو دھوکہ نہ دیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ موجودہ سکریٹری کے برطرف ہونے کے بعد پھر ایک دیانتدار مسلمان سکریٹری مامور کیا جائیگا۔ جس میں ہندو و سکھ ہرگز دست اندازی نہیں کرینگے بلکہ اکثر ممبران اہل ہنود نے تحریر کر دیا ہے کہ ایک دیانتدار مسلمان سکریٹری کے لئے ہمارا ووٹ ہوگا۔ (باقی آئندہ) 15/30 (ایک تحصیلدار)

زیارت کاکا صاحب میں سارداایکٹ کی خلاف ورزی

گورنمنٹ پھانسی کی سزا تجویز کر کے دیکھ لے

زیارت کاکا صاحبؒ۔ بعد ادائے نماز جمعہ عظیم الشان و جیرت جلسہ بمنشاء عقد نکاح صغر سنی منعقد ہوا جناب میاں محمد سرور صاحب صدر کاکاخیل ایسوسی ایشن کی تحریک پر جناب مولوی صاحب مروت نوشہرہ بالاتفاق کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ جلسہ میں عمائد کاکاخیل و خصوصاً اکابرین عظام علاقہ خٹک تحفظ شریعت اسلامیہ کیلئے حاضر تھے۔ افتتاح جلسہ تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں مولوی عبدالحق صاحب رشید وی نے عالمانہ انداز میں جملہ نقائص ساردا ایکٹ پر مدلل طور روشنی ڈالی اور مرتے دم تک اسکی خلاف ورزی کی تلقین کی اور لوگ آپ کی تقریر دلپذیر کوشش کرتے تا شار و بے لیاقت بلکہ ہر قسم خلاف ورزی پر آمدگی کرنے کا اعتراف کرتے ہے جن کے اسمائے گرامی انفراداً نکاح نامہ پر مندرج ہیں جلسہ کے تمام اغراض و مقاصد طے پائے کہ مسلمانان زیارت کے قلوب میں اس عظیم الشان اجتماع کی صریحاً قربانی نے استقلال و انتشار کا اور کھ

صرف ایک ماہ قید و ہزار روپیہ جرم کی تعداد مقرر کی ہے۔ افسوس!۔

آیا گورنمنٹ ہند فدایان شریعت کے جوش و غیرت اسلامی اس خفیف بل پر ہے۔ میں حکومت کی اس خیالات خام بھیجتا ہوں۔ میں انہیں بخوبی یقین کہ اگر وہ جمہور مسلمان منکرین ساردا بل حبس دوام یا تختہ پھانسی پہ لٹکانے کی سزا ہی مقرر کر دیتی تو انہیں مسلمانوں کی مردانہ وار قربانی کا احساس بخوبی ہو جاتا مردم ملاک دفعہ سے کس جوان ہمتی کے ساتھ انکار کرتے تھے۔ اور تحفظ شریعت مقدسہ کے کاحقہ وقار رکھنے کے لئے کس مجاہدانہ اقدام کے ساتھ سر بکف میدان عمل میں قربانی پر نظر آتے یا کہ نہیں اتنے میں اللہ اکبر، ساردا ایکٹ برباد کے فلک شگاف نعرے ... عقیدت ...

... و بالا کر دیا۔ بعد ازاں سید مولوی میر افغان صاحب نے نہایت موثر تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ مجلس مقننہ و حکومت ہند کے اس فعل کو انتہائی بزدلانہ حرکت پر محمول کرتا ہوں کہ انہوں منحرفین ساردا ایکٹ کے لئے

آخر میں میاں ... احمد صاحب نے ملک امیر عالم خان صاحب کا تحریر گرفتار ہونے کی تبریک تہنیت بذریعہ اخبار ... دینے کی تحریک پیش کی جو کہ غلغلہ انگیز حالت میں پاس ہوئی۔ (نامہ نگار خصوصی)

انجمن معلمین ضلع پشاور کا سالانہ جلسہ

معلمین میں بیداری کے آثار

$2\frac{1}{2}$ بجے بعد دوپہر نوا کلی تحصیل صوابی کے مڈل سکول کے ہال میں زیر صدارت خان محمد خان ہیڈ ماسٹر نوا کلی منعقد ہوا حاضر معلمین کی تعداد قریباً ۱۰۰ تھی آج صرف اراکین انجمن کا انتخاب ہوا جو درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مولوی فقیر محمد خان ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کنجہ — صدر
۲۔ ” محمد اسحاق ” ” گجرات — سکریٹری
۳۔ سید سلطان محمد ... — ...
۴۔ ” محمد کمال صاحب پرشین ٹیچر ہائی سکول صوابی — خزانچی

دوسرا اجلاس ۹ کو $\frac{1}{2}$ 8 بجے صبح زیر صدارت مولوی فقیر محمد خان منعقد ہوا۔ حسب ذیل ریزولیشن پاس ہوئے

۱۔ یہ اجلاس ہیڈ ماسٹر نوا کلی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے جلسہ کیلئے سکول دیا اور جو ... مڈل سکول اجلاس میں تشریف نہیں لائے انکی عدم شمولیت پر اظہار افسوس کرتا ہے ... محمد اسحاق، مولوی سید سلطان محمد

۲۔ حسب ذیل اراکین مجلس منتظمہ منتخب ہوئے:۔

فقیر محمد خان، محمد اسحاق خان، سید سلطان محمد

مولوی ... کمال - صاحبزادہ فضل محمود - مولوی شمس الہدیٰ مولوی محمد ... یق - مولوی شمس الدین مصنف شاہ عزیز الدین - صاحب دولہ صاحب - سید محمد قاسم شاہ ... مولوی محمد خان - ... - حضرت فقیر محمد خان - ... سلطان محمد

۴ - یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ پرائمری مدارس میں ... طلبا کیلئے ... استاد لازمی طور مقرر ہونے چاہیئے اور ... فریق کے لیے ... استاد ضروری ہے محرک محمد سرور - مؤید عزیز الدین -

۵ - ایڈ ... میں ... ایس وی ٹیچر کا مقرر ضروری خیال کرتا ہے اور جب تعداد ۵۰ سے زیادہ ہو تو ہیڈ ماسٹر مقرر ہونے چاہیں۔ اور ... کیلئے علیحدہ ماسٹر ضروری ہے - محرک شمس الہدیٰ - مؤید صاحب دولہ

۶ - یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ... کیلئے دکانداروں کے مدرسین کو دیئے جائیں۔

۷ - یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ چونکہ اس صوبہ کی آبادی ۹۵ فیصد مسلمانوں کی ہے اسلئے مسلمانوں کے لئے مذہبی تعلیم لازمی قرار دیجائے - شمس الہدیٰ - مؤید سلطان محمد

۸ - یہ اجلاس جملہ اساتذہ صاحبان گورنمنٹ ہائی سکول - میونسپل - بورڈ اور امدادی سکولز سے نہایت ادب سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس انجمن میں شمولیت فرمائیں بموجب یہ بذریعہ چٹھی $\frac{12/180}{1\text{-}4\text{-}1925\text{-}26}$ ۲۱ $\frac{10}{26}$ ڈائرکٹر صاحب تعلیم پریزیڈنسی ایسوسی ایشن منظور شدہ ہے - محرک فقیر محمد - مؤید شمس الہدیٰ

۹ - لوئر مڈل سکول کی تعطیلات مڈل سکول کیساتھ ہونی چاہیں - محرک شمس الدین - مؤید مولوی عبد الحق

۱۰ - اینگلو مڈل سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان تین سال سے زیادہ ایک جگہ نہیں رہنے چاہئیں -
محرک عزیز الدین - مؤید شمس الہدیٰ

۱۱ - مدرسین کے متعلق حقوق کے باقاعدہ ... مرتب ہوا کرے اور اپیل کنندہ کو نقل دیجایا کریں اور اپیل پر ڈائرکٹر صاحب بذات خود غور کیا کریں -